کمیونسٹ عناصر پر مشتمل حکمران ٹولے کے بعض افراد کے لیے ایسے امن کی کوئی اہمیت نہیں ہے جس کے نتیجے میں اُنہیں اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑیں۔ ان حالات میں کیا معاہدۂ امن پر عملدرآمد آسانی سے ہو سکے گا؟ یا ہونے دیا جائے گا؟ یہ بہت اہم سوال ہے جس کا جواب مستقبل ہی دے سکے گا۔ سر دست تو معاہدہ کی شقوں پر عملدرآمد ہوتا نظر آ رہا ہے۔ متحدہ اپوزیشن کے دستے سرکاری افواج میں ضم ہو رہے ہیں، دونوں اطراف سے جنگی قیدی رہا کیے جا رہے ہیں اور افغانستان میں مقیم تاجک مہاجرین وطن واپس لوٹ رہے ہیں۔

روس: مذہبی آزادی کا مستقبل

روس میں مذہبی سرگرمیوں سے متعلق نیا بل منظور کر لیا گیا

روس میں مذہبی سرگرمیوں سے متعلق ایک نیا بل روشناس کرایا گیا ہے جس پر مختلف مذہبی اور سیاسی طبقات نے ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ صدر بورس یلسن نے اس متنازعہ مذہبی بل پر دستخط کر کے اسے قانون کی شکل دے دی ہے۔ ۱۹ ستمبر کو روسی ایوانِ زیریں ڈوما اور ۲۵ ستمبر کو روسی ایوانِ بالا فیڈریشن کونسل نے بھاری اکثریت سے اس بل کی منظوری دی تھی۔ اب ۲۶ ستمبر کو صدر یلسن کی حتمی منظوری کے نتیجے میں مذکورہ بل کو قانون کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ یہ بل رواں سال کے آغاز میں ایوانِ زیریں کی طرف سے منظور کیے گئے بل کی نظرثانی شدہ شکل ہے۔ اس بل کو صدر یلسن نے "امتیازی" قرار دے کر ویٹو کر دیا تھا۔

ایسے مذاہب جو گزشتہ پندرہ سال سے روس میں اپنا وجود ثابت نہیں کر سکیں گے اُنہیں اس قانون کی رُو سے مدارس کھولنے، مذہبی مواد کی اشاعت اور دیگر تبلیغی سرگرمیوں کی ممانعت ہو گی۔ قانون کی درجہ بالا شرط کی زد میں کیتھولک چرچ اور پروٹسٹنٹ فرقے بھی آتے ہیں۔ قانون کے حامیوں کا استدلال ہے کہ اس کی منظوری کا مقصد روس میں مذہبی فرقوں میں اضافے کو روکنا ہے جو سوویت یونین کے انہدام کے بعد قوّت پکڑ رہے ہیں۔ جبکہ بل کے ناقدین کا کہنا ہے کہ اس بل کے ذریعے آرتھوڈکس چرچ کی عظمت اور شان و شوکت کو تحفظ دینے کی کوشش کی گئی ہے جو روس کی ۱۴۸ ملین آبادی میں سے اکثریت کا مذہب ہے۔ اور ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے انہدام سے قبل قریب تھا کہ اسے ریاستی مذہب کا درجہ دے دیا جاتا۔

نظرثانی شدہ بل کے دیباچہ میں آرتھوڈکس چرچ کا ذکر ختم کر کے کہا گیا ہے کہ: "عیسائیت

تمام روسی تاریخ کا جزو لانیفک رہی ہے"۔ اسلام، بدھ مت، یہودیت کو (جن کی روسی اقلیتی گروہوں میں زمانۂ بعید سے جڑیں مضبوط ہیں) "روایتی طور پر باقی رہنے والے مذاہب" کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا۔ اور ریاست کی طرف سے ان مذاہب کی قدر افزائی کی جائے گی۔

دریں اثناء امریکی وائٹ ہاؤس نے متنازعہ روسی قانون کی منظوری پر افسوس کا اظہار کیا۔ صدر یلسن نے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی جانب سے اس قانون کو امتیازی قرار دینے کے باوجود اس پر دستخط کر دیے ہیں۔

وہائٹ ہاؤس کے ترجمان مائیکل میک کری نے کہا ہے کہ اس قانون کی منظوری سے ہمیں دکھ ہوا ہے۔ ان کے بقول یہ قانون روس میں مذہبی آزادیوں کو محدود کرنے اور بعض مذہبی گروہوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

روس: مرکز — علاقائی تعلقات

روسی خطّوں کے اختیارات میں اضافہ ہو رہا ہے

روسی فیڈریشن میں علاقائی مراکز (regions) سیاسی طور پر مستحکم ہو رہے ہیں۔ اب یہاں علاقائی گورنروں کا تقرر مرکز کی طرف سے نامزدگی کے بجائے جمہوری طریقے سے انتخاب کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ چنانچہ خطّوں کے گورنروں کے اختیارات میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ معاشی، سیاسی و خارجی اُمور سمیت دیگر اہم معاملات میں وہ مرکزی حکومت کے زیادہ تابع فرمان نہیں رہے ہیں۔ مرکز سے خطّوں کی جانب اختیارات کے بہاؤ کے نتیجے میں روس "لامرکزی وفاقی ریاست" کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ اگر یہی سلسلہ آئندہ بھی جاری رہا تو گمان غالب ہے کہ مستقبل میں مطلق العنان وفاقی ریاست کے طور پر روس کے ابھرنے کے امکانات قریب قریب معدوم ہو جائیں گے۔

مرکز سے صوبوں (یا خطّوں) کی طرف اختیارات کے اس انتقال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے انہدام کے نتیجے میں ماسکو کی مرکزی حکومت کی گرفت عملاً خود روسی فیڈریشن کے مختلف خطّوں پر بھی قائم نہ رہ سکی۔ چونکہ قدیم کمیونسٹ طرز حکومت کی جگہ نیا وفاقی نظامِ حکومت جلد متعارف نہیں کیا جا سکا تھا اس لیے اس عبوری دور میں علاقائی گورنروں اور قانون ساز اداروں نے موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ فیڈریشن کی مرکزی انتظامیہ اور قانون ساز اداروں نے اراضی کی اصلاحات سمیت دیگر اہم امور پر چپ سادھ رکھی تھی اور وہ کسی قسم کی قانون سازی سے گریز کرتے رہے نتیجتاً اقتصادی اور سیاسی شعبوں میں اصلاحات سے متعلق مقامی حکمرانوں نے اپنے طور پر فیصلے کیے اور من